جلد ۵ | بمبئی ۔ یوم پنجشنبہ ۹ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ مطابق ۹ اگست سنہ ۱۹۰۰ء | نمبر ۲۲

مقدمۂ ایجنسی شاہ ایران کی امان

جس وقت سے کہ چار بادشاہوں کا خون کرنے کی خبریں شائع ہوئی ہے اوس میں کا ایک آدمی شاہ ایران کی تاک میں بھی لگا ہوا تھا ۔ خالی سنایا تھا مرتبہ شولا کر اگر ذرا بھی بچ نہ بچتے تو ولایت میں ہنگامہ کا مضمون ہو جاتا ۔ شاہ ایران ظفر پیرس کی نمائشگاہ میں گئے تھے ۔ گاڑی میں سوار تھے ایک شخص دوڑ کر گاڑی پر چڑھ گیا ۔ اور طپنچہ سیدھا کر کے چلانا چاہا کہ گرفتار کر لیا ۔ وزیر اعظم جو اوسی گاڑی میں تھے اوس نے فوراً طپنچہ کا دستہ پکڑ لیا اور پستول زمین پر گر گیا ۔ ریا کر کے پکڑا گیا ۔ ناظرین لوگ جان چھڑا کر بھاگ گئے ۔ معلوم نہیں کہ اصلی تحقیقات کیا ہوگی ۔ اوس سلطان کی بھی ۔ ۔ ۔ وقت ہے ۔ ۔ ۔ سلطنت ۔ ۔ ۔

آتش غضب دبجائیگی

چینی سلطنت اب ایک کے آگے ہاتھ جوڑ رہی ہے کہ کسی طرح فیصلہ کرا دیا جائے ۔ پہلے تو جاپان کو لکھا یا کہ ہم تم تو ایک ہی ہیں ۔ اوس نے کہا کہ اس میں شک نہیں مگر تم پہلے جلوہ کو فرو کرا دو پھر ہم تمہاری مدد کیلئے مستعد ہو جائینگے ۔ جب ادہر سے جواب مل گیا تو چینی سلطنت نے امریکا سے درخواست کی کہ فیصلہ کرا دو ۔ اوس نے جواب دیا کہ اگر دول یورپ کے سفیر صحیح و سلامت تمنے پہونچا دئیے ۔ تو دول یورپ کی آتش غضب دب جائیگی ۔ اور اگر اون کا فیصلہ ہو گیا ہے تو پھر اس جھگڑے کا فیصلہ کیسا ابھی فیصلہ ہو جائیگا ۔ چینی افسروں میں سے بھی بعض کی یہی رائے ہے کہ سفیروں کو بحفاظت تمام شنگہائی میں پہونچا دیا جائے ۔ تاکہ دول یورپ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے ۔

روسی بھی پٹ پٹا گئے

ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے مہذب بہادر نقیبات اور حصہ جنگی ہی کے ۔ ۔ ۔ جہاں گھیرے جاتے ہیں وہاں اون وحشیوں نے گھیرا کی ۔ ۔ ۔ اور گھبرا کے ۔ ۔ ۔ ہو گئے اور بیٹھے بیٹھے خود ہی ڈھیروں کے ڈھیر ترکیبوں کی طرف جانے لگے ۔ خیر یہ مہذب ہونیکی وجہ سے گھبرا گئے مگر روسی فوج کی آنکھوں پر کیا پردہ پڑ گئے کہ وہ بھی لڑتے لڑتے غائب ہو جاتے ہیں ۔ چینیوں کے کے ہیں چینیوں نے انکو ہلا دیا ۔ ایسا جان توڑ کر حملہ کیا کہ روسی فوج دُم دبا کے بھاگ گئی ۔ اور جس ریلوے لائن کا خیال تھا ۔ لیکن یہ بات تو ہنوز کہ چینیوں نے ٹرانسوال سے سیکھی کہ چینیوں کی طرف بھی آکر جنم لیا ہو ۔ ہمیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ چینیوں نے بوئروں والا عمل پڑھنا شروع کر دیا ۔ ۔ ۔

ہیضہ کو ہیضہ

حکیمانی کا پچپار احباب کے نام کیسا فخر لگا ہوا ہے۔ اسکی نسبت لوگوں نے خیال کیا کہ یہ خالی اہلت نہیں۔ اور واقعی بات یہ ہے کہ خاص خاص اساتذہ مابدولت ہاتھ صاف کرتے ہی رہتے ہیں۔ ابتک دست نہیں ہو عام طور پر دواخانہ کھول دیں۔ مگر اب اکثر احباب کی فرمائش سے مجبور ہو کر اسکے لئے بھی تھوڑا ساوقت نکال ڈالا معلوم ہوتا ہے سیکڑوں پولنے ڈاکٹروں حکیموں۔ جیسے دن کی معرفت میلوں کے ان پیر بچگئے مگر ہم یوں ہی سہی۔ اب احباب کو بھی جوش آگیا ہے۔ اسلئے ارادہ ہے کہ ایک دواخانہ **شفاخانہ حمیدیہ** کے نام سے کھولدیا جائے۔ اسمین غربا کو دوا مفت بلکہ بالکل مفت تقسیم کیجائیگی۔ یہ شفاخانہ حضور سلطان المعظم **خلد اللہ ملکہ و شوکتہ** کی جشن جوبلی (جو عالی ہا میں ہوگی) کی یادگار میں کھولا جائیگا۔ علاوہ اسکے جو شخص بالکل اپاہج ہوگا یعنے نہ اسکا کوئی وارث ہو۔ اور نہ وہ کھانے کمانے کے قابل ہو تو اوسکے ساتھ لاوارثے لڑکے لانے والا ساتھ دے والی مثل کا بھی برتاؤ کیا جائیگا۔ بالفعل ہمنے **ہیضہ خان** کی خبر لینے کا ارادہ کیا ہے۔ اسکے لئے ایک عرق تیار کیا ہے۔ ہیضہ والا اگر اسکو استعمال کرے تو اس عرق کے نگلتے ہی فوراً ہی **ہیضہ کو ہیضہ** ہو جائے یعنے اوس کا نام و نشان بھی نہ رہے (انشاءاللہ تعالیٰ) اور اگر کوئی شخص ہر مہینے میں تین روز اسکو پی لیا کرے تو ہیضہ کبھی اوسکے پاس بھی نہ پھٹکے جس کو ضرورت ہو ایک عمدہ شیشی۔ اور ایک خوبصورت سی چینی کی پیالی لیتا آئے۔ اور دفتر عالم سے دوا لیجائے۔

افغانستان سونیکی کان

بڑی خوشی کی بات ہے کہ آجکل خدا کے فضل سے **اسلامی سلطنتوں کا بول بالا** ہو رہا ہے ملک کی آبادی اور پیداوار میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ اسلامی سلطنتوں کی خزانے بے زوال دولت سے معمور ہو جائیں۔ آثار تو کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔ ترکی سلطنت کو جو مالی ترقیاں دو تین سال کے اندر نصیب ہو گئی ہیں وہ کسی سلطنت کو آجتک نصیب نہ ہوئیں اب کابل کیلئے بھی خدا نے ایک ایسا ذریعہ پیدا کردیا کہ جس سے دولت خداداد۔ دولت خداداد سے معمور ہو جائے گی۔ خدا کی قدرت تو دیکھو وہ جب دیتا ہے چھپر پھاڑ کے دیتا ہے۔ جس جا جیسے بجائے کہ امیر صاحب کو ایک سونیکی کان کا پتہ لگ گیا۔ یہ ہرات اور قندھار کے درمیان سونا اوگلنے والا پہاڑ مل گیا۔ کوئی مزدور وہاں کھود رہا تھا اوسے ایک سنہری ٹکڑا مل گیا اوس نے جو اسکو گلوایا تو سچ مچ کا سونا نکل آیا۔ امیر صاحب کی خوش اقبالی تو دیکھو کہ اوسنے فوراً اطلاع کردی اور وہ سونیکا ٹکڑا حضور میں پیش کردیا۔ آپنے اپنے تمام آدمیوں کی معرفت تحقیق کرایا۔ تو معلوم ہوا کہ واقعی وہاں سونیکی کان ہے۔ پہر کیا تھا اوسیوقت اوسکے گرداگرد جنگی پہرے بٹھا دئے گئے۔ اور کان سے سونا برآمد کرنیکے لئے آدمیوں کی تلاش کیگئی تاکہ صرف مین بہت سا سونا نکل آئے۔ جاپان قوم کے ایک انگریز نے اسکا اندازہ کرسونے والے مقامات کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اسقدر سونا نکال دوں گا۔ مگر [illegible] اسکو دستیاب [illegible] فرمایا کہ [illegible]

زبردست کی [illegible]

لے بیچ ابھی سے پہار روس جنہے ہاتھ چاہا مداخلت شروع کردی ہے۔ لیکن ریویوے پتہ چلتا ہے کہ انگلستان جیسے دو دوستی سلطنتیں دیکھ دیکھ رہی ہیں کہ ایران کی روزی گری بنے ایک طرفی کشمکش نصیب ہے کہ بچا کریں ہو۔ ہماری طاقت معظم تو اسکی سخت مخالف ہے۔ پارلیمنٹ کے ممبروں نے بہت زور سے روس خان کی اس دست درازی کی مخالفت کی بہت پہلے چھوٹے کہ اسکی اس کارروائی کو سخت نقصان پہونچیگا۔ یہ حرکت معاہدہ کے بھی خلاف ہے۔ مگر جارحے میرے شیر ماں کا تنگ ملی جب اورکی سلطنتوں نے مل کر کائیں کائیں چائیں چائیں کی تو کہدیا کہ بیج کا کنارہ سرآ نجھے مگر بار روس کا بیمار تو رہنے ہی دیگا۔ اب دیکھیں ہماری بیدار گورنمنٹ کیا تیر مارتی ہے۔ وہ تو اپنا داؤں چل ہی گیا اگر اور سلطنتیں کان دبا کے روس کے اونچ کو تسلیم بھی کرلیں۔ اور یا سمجھ بھی لیں کہ چلو اسی کا منہ جھلسو۔ ذراسی بات کیلئے کیوں آپس میں جوتی پیزار ہو۔ لیکن ہماری گورنمنٹ ہرگز خاموش نہیں رہنا چاہتی۔ کیونکہ جب روس کو ہمارے نقصان کا خیال نہ ہوا تو ہم اوس کی رعایت کیوں کریں۔ اگر اس موقعہ پر ہماری گورنمنٹ بھی گمسم ساد گئی تو پھر لوگ یہی کہینگے کہ میاں زبردست کے جیسا نسبت کوئی اوس کا کر ہی کیا سکتا ہے کر تو کچھ نہیں سکتا۔ ایک ہماری گورنمنٹ ہی ایسی ہے جو روس خان کے جوڑ بلکہ بڑھکر ہے لیکن اس وقت تو یہ اسلئے خاموش ہو گئی کہ ابھی ایک جھگڑا طے ہوا ہے تو دوسرا جھگڑا اوٹھانا۔ جھگڑے میں جھگڑا پیدا کرنا تہذیب کے خلاف ہے۔

پادری پر آفت

چینی لوگ پادریوں سے کچھ ایسے فرنٹ ہو گئے ہیں کہ اب کسکے باس بہو گئے۔ ہم تعجب کرتے ہیں کہ جیسے ڈالنے کچھ ادب کسی سی۔ دراصل پادری بھی رحم نہیں ہے تا ہم تو اور نحوست کا رستہ بتاتے ہیں اور وہ ان کو جہنم رسید کر دیتے ہیں۔ وہ اپنے ملک میں پادریوں کا سلسلہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں جسطرح یہاں طاعون ہوئی تو چوہوں کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔ جب کوئی پادری اون کے پنجے پڑ جاتا ہے تو ویسے خوش ہوتے ہیں کہ گویا سونے کی چڑیا ہاتھ لگ گئی۔ تین مہینے کے اندر اندر وہ بہت مسموم صفت پادریوں کو برباد کر چکے ہیں۔ حال میں ہی اونہوں نے تین پادریوں کی گردن ماردی۔ کچھ تو مقام [illegible] پر جا کر [illegible] اور کچھ مقام [illegible] پر پادری اونکے ہاتھ میں آگئے۔ ظالموں نے نہایت بیدردی کیساتھ اون کو قتل کیا۔ کبھی اون کو اوندھا لٹایا کبھی اولٹا لٹکایا۔ کبھی داڑھی کے بال نوچے۔ کبھی ہاتھوں کے کان کاٹ لئے۔ کبھی ناک اوڑا دی جن لوگوں کے دل میں کہ چین کی حمایت کا مادہ ہوگا۔ وہی انصاف سے بتاویں کہ ان حرکات پر دول یورپ کو غصہ آئے گا کہ نہیں۔

اب ڈاکٹر [illegible] بعض [illegible] ان سے [illegible] زات شریف ہیں کی [illegible] بغیر [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

طوفان بدتمیزی

بمبئی ناک کٹ گئے جیسی بھی عجب شرارتیں ہیں تو بھی منتظم بمبئی ضرورت اور موسے طور سے [illegible] تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دریا [illegible] ہیں۔ درحقیقت یہ شکتی ہیں [illegible] اور ایسی شرارت انگریزی کرتے ہیں کہ ہمارے [illegible] بڑے بڑے اور چلنے پھرنے انگریزی مدبر کان پکڑ جاتے ہیں۔ کرجنوں کی شرارت تو دیکھو کہ شمال میں ایک تو خود ہی پاس کثرت سے بارش ہو رہی ہے کہ ہماری پادریوں میں بادل کیطرح بھری بیٹھی ہیں۔ مگر موسلادھار دیکھ کے آگے نہیں بڑھ سکتیں کمبخت چینی اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح طوفان آجائے۔ وہ بھی عجب طوفان بدتمیزی ہیں اگر ان میں کچھ مردانگی ہے تو مقابلہ کر کے لڑیں مریں۔ یہ کیا بیہودہ بات ہے کہ دعاؤں کے زور سے وہ طوفان اٹھائیں اور دول یورپ کی فوجوں کا اس طرح تختہ اولٹ دیں گے۔ اگر وہ ان حکمت عملیوں سے کام لیں گے تو ہمارے ڈاکٹر بھی مقابلہ کے مستعد ہیں وہ تو طوفان [illegible] اور یہ [illegible] کو وہاں بھیجیں گے [illegible] پھرینگے۔

اور بہت کچھ [illegible] گورنمنٹ چین سے دول [illegible] سے کہا ہے کہ اب تک تو تمہارے سب سفیر سلامت ہیں [illegible] حفاظت بھی کر رہے ہیں۔ لیکن تمہاری فوجوں نے اگر ادھر رخ کیا تو پہلے ہم ان کو اوڑا دینگے پھر تمسے مقابلہ کرینگے۔ دول یورپ اوسکو اس اعلان کا [illegible] [illegible]

ہماری نیک نیتی

لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ [illegible] کوشش [illegible] کی ترکیب ہے۔ یہاں نشان [illegible] کانے کیلئے [illegible] ہر وقت اور [illegible] وقت کی خطر رہتی ہے کہ [illegible] ہم نے [illegible] کھلے اوسکو [illegible] جائے [illegible] کہ یہ خبر ہی نہیں ہو جاتی ہے اور گذشتہ بھی حال [illegible] ہے۔ اگر یہ [illegible] مگر اسکی [illegible] ایسی [illegible] نہیں ہو [illegible] پر ہے۔ یہ بڑی نیک نیت ہے۔ [illegible] بھی ناجائز دست درازی نہیں کی۔ [illegible] ہم اسنے [illegible] کی بعض اپنی رعایا کے فائدہ کے لئے چین پر [illegible] اور [illegible] کے قرضوں کا بدلہ لینے کے لئے۔ اسکی نیت یہ ہرگز نہیں کہ سلطنت چین کو [illegible] بلکہ اگر اور کوئی سلطنت ادھر رخ کریگی تو یہ آڑے آئیگی۔ غرض سلطنت چین کو کسی کے [illegible] دیگی مگر ہم اسکو [illegible] بڑی بڑی قسمیں [illegible] دونوں سے مقابلہ کرنا پڑیگا [illegible] سلطنت چین [illegible] نہ دوسرے کو کھانے دے۔

بس [illegible] مردانگی [illegible] سے زیادہ جاپانی فوج آگے بڑھی تھی۔ وہ سمجھتی تھی کہ سلطنت چین تو ہماری [illegible] ہے جس طرح [illegible] [illegible] وہ [illegible] جو خلیل خان فاختہ [illegible] اب [illegible] ہیں۔ آخر [illegible] نے جاپانی فوج [illegible] دی۔

اچھا دھوکا ہوا

دول یورپ کی بوکھلاہٹ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جاپانی اور روسی فوج کی گلٹپ ہو گئی جاپانی فوج کے شجاعتی مادہ نے جو زور کیا تو روسی فوج پر پل پڑی۔ جاپانی ۸ تھے اور روسی صرف ۴ عدد تھے۔ جاپانیوں نے دیکھا کہ موقعہ تو خاصا ہے وایک۔ حملہ ادھر بھی سہی۔ روسیوں نے جب دیکھا کہ یہ تو آہی پڑے انہوں نے بھی مقابلہ کی ٹھہرا دی۔ جب دونوں میں گلٹپ بجنے لگی تو اور سلطنتوں کے افسر ہائیں ہائیں کرتے دوڑے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ تین روسی قتل ہوئے۔ اور وہ مجروح۔ خیر یہ تو ہوا۔ اب دل لگی دیکھئے کہ جاپانی فوج سے جو پوچھا گیا کہ تم نے یہ کیا حماقت کی۔ تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہمیں ان پر چینیوں کا دھوکا ہو گیا تھا۔ بھئی واہ۔ اچھا دھوکا ہوا۔ خدا کرے ایسے ہی دو چار دھوکے اور ہو جائیں تو مزا آ جائے۔ روسیوں کو تو ضرور ہی دھوکا ہوگا کیونکہ وہ بغیر بدلے جاپانیوں کو چھوڑیں گے نہیں۔ گو کہ پرانی کاوش۔ قدیمی پرخاش تھی مگر روسیوں نے اب تک تو صبر کیا تھا لیکن اب ان سے بھی ضبط نہ ہو سکیگا۔ اور اگر خدانخواستہ کبھی ہمارے بہادر افسر بھی کسی فوج پر دھوکا ہو گیا۔ تو بس غضب ہی ہو جائیگا کیونکہ یہ جب کسی پر حملہ کر دیں گے تو پھر انکا صفایا ہی کر کے دم لیں گے۔ ہماری فوج کو اگر دھوکا ہوگا تو غالباً فرانس کی فوج پر ہوگا کیونکہ فرانسیسی فرنگیوں کے جانی دشمن ہیں سلطنت فرانس انگلستان کے بنیادی بھی بہت کچھ کر چکا ہو۔ انگلستانی سفیر کی بھی ہتک کی تھی۔ ہماری گورنمنٹ اس وقت تو چند وجہوں کے خیال سے خاموش ہو رہی مگر اب کوئی دھوکا ہو گیا تو ہمارے بہادر اونسے بدلہ لیں گے۔

فوجی معمّا

ہماری بہادر فوج علاوہ پولیٹیکل باز ہونے کے معمے باز بھی ہے۔ آپس میں جب کسی کے واسطے سے بات چیت ہوتی ہے تو اس طرح کہ سوال کرنے والا ہی مطلب سمجھے اور آدمی منہ ہی تکتے رہیں چنانچہ میفکنگ کے محصورین سے جب یہ بات دریافت کی گئی کہ تمہاری فوج کی تعداد کیا ہے۔ اور سامان رسد کس قدر ہے۔ وہ توپیں کتنی ہیں تو انہوں نے ایسا جواب دیا کہ کیسا ہی ہوشیار۔ چالاک اڑتی چڑیا کا پہچاننے والا ہو مگر کچھ سمجھ میں نہ آئے۔ چنانچہ انہوں نے محصورین کی تعداد تو یوں بتائی نمبر مکان بحری اور جنگی مضروب دس۔ توپوں کی تعداد یوں بتائی۔ خاندان لارڈ کے بیٹے۔ سامان رسد کا یوں پتہ دیا کہ "افسر کمانڈنگ جنٹلمین لانسرز"۔ پہلے جواب کا مطلب ہے کہ بحری اور جنگی کلب کے مکان کا نمبر ۹۴ ہے انہوں نے اشارہ کیا کہ اسکو ۱۰ میں ضرب دے لو یعنے ۹۴۰ ہی ہیں۔ دوسرے جواب کا مطلب ہے۔ کہ خاندان لارڈ کے بیٹوں کا شمار کر لو۔ اوس خاندان کے ۹ بیٹے تھے۔ یعنے ہمارے پاس ۹ توپیں ہیں تیسرے جواب کا مطلب ہے۔ نویں رجمنٹ لانسرز کا کمان افسر۔ اس کا نام سال لٹل تھا۔ سال کے معنے ہیں تھوڑا۔ اور لٹل کے معنے ہیں چھوٹا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ سامان رسد بہت ہی کم رہ گیا ہے۔ انہوں نے تو معمہ بتایا ہی تھا سمجھنے والوں کو شاباش ہے کہ اون کے دل کی بات سمجھ لی۔ فوج وحشیوں کو ایسی بات قیامت تک نہ سوجھتی۔ جہالت اور علمیت میں بھی تو فرق ہو۔ وہ اپنی جہالت کی زور سے بس اتنا ہی کر سکتے ہیں کہ ہمارے تعلیمیافتہ مشتمین بہادروں کو جھیلیں۔

دمڑی کی بڑھیا ٹکہ سرمنڈائی

ٹرانسوال پر جو ہماری سرکار دولتمدار نے چڑھائی کی ہے اور ایک عرصہ سے زور لگا رہی ہے کہ میدان صاف کر دے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اگر ٹرانسوال کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور میدان بھی صاف کر دیا تو کیا نتیجہ نکلے گا بس یہی نا کہ چالیس ہزار وحشی فرمان بردار ہو جائیں گے یہ ہو جانا تو کوئی بڑی بات نہیں وہ تابع ہو جائیں گے اور ضرور ہو جائیں گے۔ مگر پھر بات ہی کیا ہوگی۔ دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی والا مضمون ہو جائیگا۔ کئی کروڑ روپے خرچ ہو گئے اور خدا جانے کتنے ہو جائیں گے۔ خیر یہ تو مالی نقصان ہے۔ اگر اسکو درگذر [illegible] کی مد میں سمجھ لیا جائے تو صبر آسکتا ہے مگر جو کئی ہزار بہادر جوانوں کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اون کا معاوضہ کیونکر مل سکتا ہے۔ غضب خدا کا ۳۰ ہزار تو الگ ہی اوڑ گئے۔ بیماری سے مرے ہوں۔ اور زخمی ہو کر بیکار ہوئے ہیں اون کی تعداد علیحدہ ہے۔ اور وہ بھی ہزاروں میں ہے اب فرمائیے کہ اگر ٹرانسوال پر قبضہ کر بھی لیا تو حاصل کیا ہوگا۔ اگر یہ خیال ہے کہ دولت ہاتھ لگ جائے۔ تو دولت گھر بیٹھے بھی ہاتھ لگ سکتی تھی۔ جسقدر روپیہ کہ وہاں صرف کیا گیا رعایا کی بہبودی کے لیے خرچ کیا جاتا تجارت کیجاتی۔ بہت کچھ وصول ہو جاتا۔ اور ٹیکس کی کسر تک بھی نہ چھوٹتی۔ ٹرانسوال میں ہزاروں من غلہ میدہ [illegible] گیا۔ یہ اگر یہاں بھیجا جاتا تو ہندوستان میں لوگ فاقوں کے سبب نہ مرتے۔ غلہ کے نرخ کا اوسط ۱۰ مار رہتا۔ جنگ ٹرانسوال کو بہت برس ہو چلے [illegible] ہو گیا۔ اسکی بجٹ بھی خاصی بنی۔ غرض گھر میں ہی [illegible]

فتوحوں کی بھرمار

ہم جناب نے پہلے ہی پیشین گوئی کر دی تھی کہ دونوں ہماری سرکار بہادر کا تارہ ٹوٹ جانے دو پھر جو ہے جنگ فتح کی خبریں سنے گا۔ دیکھو اب بار بار فتح کی خبریں آ رہی ہیں۔ ادھر ادھر سے آ رہی ہیں پہلے تمہیں ایک روز کا بھی وقفہ نہیں کیا جاتا روز مرہ ایک نہ ایک خبر آئی رہتی ہے کہ آج فلاں مقام پر فتح ہو گئی آج فلاں فتح ہو گئی۔ پہلے زمانے میں خبریں کچھ ایسی زور دار بھی نہیں آتی تھیں۔ اب تو بڑی زناٹے دار آ رہی ہیں۔ دس پانچ ہزار ڈچوں سے کم کی اطلاع ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وحشی ڈچوں میں اب تہذیب کا مادہ سما گیا جس کی وجہ سے [illegible] سپاہ و بھی شجاعت بڑھنے لگی۔ پہلے جہالت کی وجہ سے ان کی آنکھ پر شجاعت کا پردہ پڑا ہوا تھا۔ اپنی بربادی کو وہ باعث شہرت سمجھتے تھے۔ اور اب دور اندیشی کا مادہ پیدا ہو جانے سے باعث تشہیر سمجھنے لگے۔ مگر مگر کے خیال نے شاید ان کو بزدل کر دیا۔ اس وجہ سے وہ دھڑا دھڑ اطاعت قبول کرنے لگے۔

اخبار کی طرف رخ بھی نہ کرو

گورنمنٹ ہند نے اخبار [illegible] کی بدو حکم شائع کیا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم کسی اخبار سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔ اس کا غالباً یہ منشا ہو گا کہ کسی اخبار کو سرکاری خبر دینا یا ان میں مضامین شائع کرانا ترک کریں۔ اگرچہ ان کا ذکر بھی نہیں ہے غالباً دیسی اخبارات ہی اس لپیٹ میں آ جائیں گے کیونکہ گورنمنٹ یہی کرنا چاہتی ہو گی کسی انگریزی اخبار کے ایڈیٹر سے آج تک کسی بار میں باز پرس نہیں ہوئی۔ دیسی اخبارات کی کسی ایڈیٹر کو نشانہ بنایا گیا۔

بہت ہو گئے

اگست سے ۱۰ جولائی تک مختلف مقامات کی جنگوں میں ہماری فوج کا نقصان ہوا۔ اس کی رپورٹ حضرت روٹر یوں فرماتے ہیں کہ ان چار روز میں دس سپاہی اور ایک افسر مقتول اور ۲۸ سپاہی اور ۲ افسر مجروح روٹر نے تو یہ بات دکھائی تھی کہ دیکھو ہماری بہادر فوج ایسا بچ بچ کے لڑتی ہے کہ دس روز لڑائیوں میں صرف اتنا نقصان ہوا۔ مگر ہمارے نزدیک جس قدر مقتول مجروح ہوئے یہ ہی بہت ہو گئے۔ اتنی ہی تعداد سے ہمارا کلیجہ بیٹھا جاتا ہے حضرت مسیح کی امت اور مارے یوں ضائع ہو۔ اپنے بہادر سپاہیوں کی نسبت تو ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مرنے کے لیے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ ان کی تو تعداد اور ان کا سامان جنگ دیکھا ہے کہ حضرت عزرائیل ادھر کا رخ بھی نہیں کر سکتے کبھی کبھی جو ایک آدھ کے مرجانے کی خبر آ جاتی ہے تو اس سے ہم کو سخت تعجب ہوتا ہے کہ یہ بد حواسی کیسی؟ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بہادر سپاہی بعض وقت اپنے غرور میں آپ ہی گر پڑتے ہیں۔

زہریلا ملک

ڈچوں کی نسبت جو ہم سنتے تھے کہ وہ بلا کے تیلے میں کالے ناگ ہیں سانپ ہیں بچھو ہیں۔ وہ اپنی شرارت سے ہرگز باز نہ آئیں گے۔ تو ان کو تعجب تو یہ تھا کہ آخر انہیں کیا بات ہے جو کسی طرح وہ قابو میں نہیں آ سکتے ہمارے انگریز بہادر جس ملک کی حکومت میں ہیں اس کو دبا ہی لیں۔ اب یہ تو معلوم ہوا کہ گجرات کا خمیر ٹرانسوال ہے مگر یہ کا مہر ہے جس [illegible] کی کچھ خاصیت ہوتی ہے کسی جگہ کی کچھ ٹرانسوال کی زمین ہی زہریلی ہے کیونکہ وہاں ایسے ایسے زہریلے سانپ پیدا ہوتے ہیں کہ امریکا میں بھی ایسے نہیں۔

ایک تو ہاتھے چڑھ گیا

آج کل ایک عجیب تماشہ پیدا ہوا ہے۔ دس ہندوستانی ہیں۔ اور انکو مفت کی روٹیاں کھانے کو ملتی ہیں جو نا معلوم کیا خیال پیدا ہوا تو ہی دل میں ٹھان لی چار بادشاہوں کے ہاتھ صاف کر ڈالیں۔ ابھی تک نے فہرست تو شائع نہیں کی کہ کس کس پر ان کا ہے۔ شاید یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو تو ہمی کی [illegible] سے مطلب ہے جو ان کے ہاتھے چڑھ جائے اور اپنی لسٹ میں قبول کر لیں گے۔ ان چار میں سے ہاتھے چڑھ گیا بسم اللہ اٹلی کے بادشاہ پر [illegible] ۲۹ جولائی کو وہ ایک نمائشیہ انجمن کے صدر [illegible] اپنے ہاتھ سے لوگوں کو انعام تقسیم کئے۔ رات کو وہاں سے نکل کر گھر چلے تھے اس کی بارش کے آدمی نے آپ پر طمنچہ [illegible] اور [illegible] میں گر لیا۔ بدقسمتی سے تینوں [illegible] شاہ [illegible] کے دلپذیر [illegible] نہیں۔ یہ وہ کیا بچ سکتے تھے تین گھنٹے کے اندر انتقال ہو گئے۔ قاتل گرفتار بھی ہو گیا ہے ابھی اس کی [illegible] نہیں ہوئی دیکھیے کیا بھید کھلتا ہے کسی سلطنت کی [illegible] بانی نہیں جانتی کیونکہ شاہ اٹلی صلح کل تھا [illegible]

چینی ایسے سخت نہیں

ہماری گورنمنٹ کی رحمدلی تو دیکھو کہ چینیوں پر یہ عنایت کی کہ ان کو دمدم کی گولیوں سے مستثنیٰ [illegible] سے جو فوج روانہ ہوئی اس کو ممانعت کر دی گئی دمدم کی گولیاں ساتھ نہ لینا۔ ان گولیوں کو گورنمنٹ سرحدی وحشیوں کی خدمت کیلئے رکھ چھوڑا ہے [illegible] کسی گنتی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ چینی بیچارے ڈرپوک ہیں۔ اور ان کا علاج [illegible] ڈرنے کے بھی معمولی گولیاں کافی ہیں۔ اگر دمدم کی گولیاں کیا گیا تو تمام چینیوں کے [illegible] بہہ جائیگی۔

معرکہ آرائی

تجارت و ملازمت

سوداگر و نہین زردار، حکیمون مین ڈمدار ـ
پر بہترو نہین سردار پنج بہادر بہی نادالله شروتہ
شت زرین مین سلام کے جلو مین زمرد سبز پری
لعت نیلم پری پکھراج یاقوت لعل بدخشان زر وجواہ
ہر آپ پر جتنا جہین نثار کرتا ہون دیکھیے کہین
ہی کے مارے پائجامہ سے باہر ہو جاتے ہیں سُنئیے
ہو رخ فال نہیں مثال ہین ـ گلدستہ آپ
ندی بہاری آپکی فطرتی ہنسا رخان آپکا
اور وفر سلطانی آپکا روزنامچہ آزادی آپکا
ہے تنگ مزاجی وہ کہ باتون بات پر بگڑ جانا
باتون سے کہ آپکے مقابلہ مین زبان آور
زبانین آپ کی سازن بہادرون کی بوچھاڑ ـ رعد
کڑک بجلی کی چمک کہ حسینان جہان سرتاج
ن مہوشان سر قلم کرکے نیلی نیلی مُنہ چھپانی پھرتی
ہے تو یہ کیا بکواس لگا یا کہین بھانگ تو نہین
اگئے افیون تو نگل نہ گئے کہ مفت کی تیر بقون
ے دماغ چاٹے جاتے ہو کیا آپکا دماغ چٹنی ہے
ئی جاٹے جائیگا ارے میان چٹنی تو نہین مگر
ہین بد دماغی تو نہین ہوگئی ہے ہان حضرت
بیٹھیے تو ادب کرن دیجئے زبان سنبھالئے
ے ترے دیر کی ٹہیر جائیگی سے تو بہ توبہ پھر
ہو تو بہی کیا کہون مین کچھ نہ سہی کی باتین کہ
تا ہون کچھ یارون کو ریز کرتا جاتا ہون
بیچ بیچ کے دو کہڑے کہتا جاتا ہون اور
کچھ کا کچھ سمجھا کر بیٹھے ہین تو یہ کیا اچھا
ہے سُنئیے وہ مثل ہے کہ رع زبانیں چرائی وہ
نی نہین واہ آپ تو اور ستے ہین لیکن تو سنا

ہین اسوقت دو چیزین ہین ایک تجارت دوسری
ملازمت اقسام و مدارج مفرو عات کو ہر ایک کے
قطع نظر کرکے مجمل حالات کو اوسکے پیش نظر
کرتا ہون آپ و ناظرین ملاحظہ فرمایئن ـ تجارت
وہ سونے کی چڑیا ہے کہ قدرت نے تاجر و نکو
بہی سُنہری پر لگا دئے کہ مرغ زرین بالکل اوڑتے
ہوئے تمام عالم کا گشت لگا رہے ہین جہان جی
چاہا کندن جوڑے اور اوتر پڑے اور انمول
گہری سے ایک آڈے پر جا بیٹھے بلبل ہزار
داستان کیطرح جہان چہچہائے اور مشتاقان
مثل سہیلیون کے چارون طرف سے گہیر لیا
آزادی جسکا نام ہے وہ انہین کو عزت کی قسم
کہانی ہے دنیا مین اگر آزاد ہے تو اہل تجارت
اپنا ہاتہ اپنا مال اپنا خزانہ نہ کسی کی نیاز مندی
نہ کسی کی دست نگری اختیار اتنا وسیع کہ ایک
کالا کہ کو بیچین یا کسیکو مفت دیدین کوئی ہاتہ
پکڑ نیوالا نہین استطاعت کی یہ کیفیت کہ جو
ایک لاکہ کی دو لاکہ کی پروا نہین رکہتا ہر وقت
گنیے نکلتے ہین کتنے بیٹھتے ہین دکن مین ایک
بارچین برساتا اوسکے بہی صحت مین کلام ہے
سوداگرون کے گہر مین بارہ ہون مہینا ساون
بہادرون کی جہڑی کیطرح سونے چاندی کے
بوچھاڑ رہتی ہے ـ کیون ملازمان باعزت و جاہ
آپ لوگون کے گہر مین بہی مال ملال کی اسقدر
بارش ہے ہرگز نہین اگر ہو بہی تو اوسکے حلت
مین کلام ہے سوداگر بادشاہون کی ہستی نظر
مین نہین لاتے اپنے چہوٹے سے مکان مین
گدی پر بیٹھے ہین ہفت اقلیم کا مال اون کے
گہر مین موجود ہے تمام ملکو نہین آپکا سکہ چل رہا
ہے چار دانگ عالم مین سکہ بندہ ہی ہو اسر
زمانہ کے بادشاہون کو دعوی کیجئے دنیا کے ست

زیادہ ہو رہے ہین مگر سوداگرون کی بات اب
بہی ہی تہرکی لکیر ہے بادشاہ ان کے قرضدار
زمیندار اسکے باجگزار دنیا مین کوئی ایسا ہے
جو امریکن نیلی کا مال مین ہم پلہ ہو سکتا ہے چینی
چاول فروش کی سی دولت اپنے خزانہ مین
رکہتا ہے ملک انگلینڈ اپنی رعیت راس چائلڈ
کا مقابلہ دولتمندی مین کر سکتی ہے ہرگز نہین
ہندوستان جنت نشان بہی تجارت کی منڈی
تہا لیکن ابتدائی سالون سلونی صورت سے
نفرت ہوگئی اور معشوقہ سفید سفید گورے گورے
رنگ کی محبت مین دل باختہ ہے دنیا نے ایسا
چکر کہایا کہ سب انداز بدل گئے تجارت کے بازسفید
نے بہی طوطے کیطرح آنکہین بدل لین اور سوداگران
یورپ کے ہاتہون پر جا بیٹھا خیر یہ ایک دوسرا
دو کہڑا ہے یہان اسکا ذکر ہے کہ تجارت اچھی
ہے یا ملازمت ہم پر کیا منحصر عام خیال ہے کہ
تجارت آزاد پیشہ ہے اور ملازمت خود فروشی
آزاد طبیعت جو اپنی فطرتی آزادی کے عزت و
وقار سے واقف ہے وہ ہرگز اس بدنما داغ کا
دہبہ اپنے دامن شرافت پر آنے دینا گوارہ نہین
کر سکتا سے غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود ہو زہر چہ
رنگ تعلق پذیرد آزاد ہست تو ملازمت کی ناگوار
شکلین جب کہبی سامنے آجاتی ہین اوسوقت
اپنے فطرتی آزادی کا گلہ دودہ گہاٹنے جا بیٹہو
یار کیا کہین شدت مرض کا مبتلا دنیا سے بیزار ہے
والا سار تجلت کے لئے خودشادین کیا نفیس
سائے حاضر ہے لیکن وہ کب سُنتے ہین اسنے جن
بانی برس گیا وقت ہو وقت ہرتا آتا ہے کہ یہ کیل
سو گہنا توپ رہے ہوئے بس ابہی تو آپ کے تیر سے
ہو سے اپنی وقعت ملازمت جیٹے اگر ایک دو جہا
سُنتے دیر ہوگئی تو ملک کیا ملک الموت کا سامنا آن پڑے

پیرِ علاقت کی کہ تھا۔ اب زبان پر یہ کر اٹھ گیا۔
خوش آشام سے منتظر رکھے اور طبیعت کا یہ حال
کہ نہ ادھر کی رہے نہ ادھر کی رہے اب ناظرین
سمجھ گئے ہونگے کہ تجارت و ملازمت میں کس قدر فرق ہے
جس میں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ملازمت
کی دقتیں اور مصیبتیں وہ ہیں کہ جس قدر بڑا سے
بڑا عہدہ ہوگا اور مستعد و خواہ کسی شکل سے نصیب
ہوگا اور تاذکرہ طول عمل ہے جو سننے سے تعلق رکھتا
ہے یہ حال ہے کہ ملازمت کا دائرہ ملازم میاں منشی
کا جو ہے کچھ تو زری ملازمت میں خوب خوب
خوشامد کی دم بھری اور پھر جب جی میں آئیں تو
کہو کہ آقا نے نوکری بند کر دی حکم غائب نہیں ہیہات
ہمارے غریب ملازمت کو تجارت سے کیا نسبت
تجارت کا تخت شاہجہان کے تخت طاؤسی سے
زیادہ قیمتی اور بلند ہے ملازمت کا دائرہ وہی تو ہے
اور [illegible] میاں مشہور ہی [illegible] جو عالی
کر کے بیٹھے پھرتے نظر آئیں تو پھر کیا وہی پہلے پر کی اور
کرنے کی شکر۔ ہمارا ہندوستان بھی اب ایسی
بد نصیبی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور
[illegible] پیدا کر دیتا ہے مگر ایسی جنگ کا
[illegible] جنگ کا [illegible] انکم ٹیکس کے نام سے
[illegible] جاتا ہے ہر چند گورنمنٹ
عادل نے [illegible] پھر وصول کر
سے معافی ہی معاف ہے اگر کسی کو یاد نہ ہو واسطے
[illegible] کان کان سنا گیا ہے کہ
[illegible] سے [illegible] وصول ہو چکا ہے اور کسی
شہر کے سوداگروں نے یاد دلا کر گورنمنٹ عادل
سے اب [illegible] انکم ٹیکس سے بری کرایا
[illegible] ہمارا ناظرین
[illegible] فرما دیں کہ
[illegible] قدموں گر جیں اور

دعا کے ساتھ عالم بالا کا پارسل کر دیں اور آپ
خوب کھل کر اڑائیں۔

الٹراف

اہل یورپ ہی کی تفسیر میں یہ باتیں ہیں
اور حصہ میں اہل زمین کے اس عیش کی راتیں ہیں

ابلم

م - سا - سس - ن - وا - نا - پو - ر - ی

معجون مرکب

ڈو - دی چانڈ ہیں بہ رنگ ورز ڈم ؟
کیا صاحب اولاد ہونے سے عقل آجاتی ہے ؟
ایڈیٹر - آپ بھی کیسے عجیب آدمی ہیں -
کیا بحث چھیڑی ہے - سنئے کی وہم سے بھی کئی
درجہ بڑھ کر چیز ہے - کیا فرانس - امریکہ - جرمن
انگلینڈ کے فلاسفروں کے قبلہ و کعبہ بنے ہیں -
حضرت گھبرائیے نہیں - پہلے سن لیجئے سمجھئے
عقل کے معنی لگا لیجئے - دیکھئے دادا سے تجرد
کے راستہ اپنے والوں کی حالت سب سے
عمدہ ہوتی ہے طاقت - لیاقت - عقل و دماغ
جانفزی - بیفکری - مستقل مزاجی وغیرہ وغیرہ
صفات عموماً ایسے لوگوں میں زیادہ تر پائی جاتی
ہیں - اگر اس عالم میں علم بڑھ کر عالم باعمل ہو گئے
تو اور بھی نور علیٰ نور ہیں - جب ہی تو یورپ میں جو لوگ
کے بڑے بڑے پادری - شادی کرنے سے
منزلوں بھاگتے ہیں - ادھر اسلامی برگزیدہ اشخاص
کی طرف نظر ڈالئے - تقریباً سب سے ولی اللہ -
غوث - قطب - ابدال وغیرہ وغیرہ حالت تجرد سے
ہی اس درجہ کو پہنچے ہیں - ادھر آیہ ورت کے
بہت سے رشی - منی - سنتی - ایسے گذرے ہیں
جنکی لیاقت و فضیلت کی عالم میں دھوم ہے
اور انہوں نے شادی نہیں کی تھی - ان لوگوں

کی لطافت جسم میں ہی قائم رہتی تھی - جو شادی کر کے
پھر وہ تگ و دو فاسخ ہو کر - عقل و دماغ قوت جوانمردی
وغیرہ کو برابر کمزور بناتی رہتی ہے - جہیز کا زر
شوہر ذلیل کر کے یہ وہ کالی ناگن ہے کہ بھری
جوانی میں انسان کو بڑھاپا بنا دیتی ہے - اور
جہاں دو چار بچے - پہلی - ریچ ریچ انڈے سینے
ہوئے پھر تو اور عقل چکر میں آکر بھنگ بنا دیتی ہے
پہلے ایک ہی بدبخت بیوی کا مزاج شریف دونوں
ہاتھوں سے سنبھالنا مشکل پڑ جاتا تھا - بیچارے
دن بھر کے ہارے تھکے - خون جگر کھاتے - اوپر
گھر میں آئے اور فرمائشیں یا عزیز و اقارب کی
شکایتیں علی الاتصال سوز ہوئے میں لیٹے بیٹھے
جاتے آنسو بہا کر سنا دی گئیں - اب کیا تھا دماغ
بیا گنبد پر قطب صاحب کی لاٹھ کا بھاری سا
پتھر گر پڑا - کھانا پینا ترک ایک طرف اب بادلے
سے گئے کیطرح بڑبڑاتے پھر رہے ہیں - اور اگر کچھ
زہر کھا کر نیکو ہی بھائی سے بیٹھ گئے - تو حلق میں
پھندہ لگا لیا نئے خنجر جگر کے پانی کے قطرے لہو کے
گھونٹ ہو گئے - اتفاقی ہائیں انتظام خانہ داری
کی عمدہ صلاحیں تو کبھی خواب میں بھی دکھائی نہیں
دیتیں کالا حرف بھینس کے برابر ہی عموماً زیور اور
کپڑے کا جھگڑا - صابن - منجن - دلہن - جیٹھ کی
نزاکی - یا ادھر ادھر کی لگائی بجھائی - بیاہ کیا ہوا
عمر بھر کا عذاب - زندگی بھر کیا سلطہ مجموعہ تکالیف
دم سے بندھ گیا - ریشمی ازار بند گلے کی پھانسی ....
بند ہاتھوں کی ہتھکڑیاں بنگئے - گھر دیزار جیلخانہ
خوابگاہ قبر سے بڑھ کر جہنم کی شکل میں نظر آتی ہے
اور اگر دو چار بچے آگے کیسے ہوئے تو پھر کیا ماگنا
یہ معجون کے طرار کر کہیں بازار سے سینکنے جاتا
ہے - کوئی روتا ہے - کوئی چیختا ہے - کوئی رو ٹھا
بیٹھا ہے - گھر کی رونق ہی وہ چند بڑی ہوئی ہو

بڑی انگ منہ پھلائے روتی صورت بنائے بیٹھی ہیں۔ نے صبح و جل کیا طوفان تمیزی ہے جس گھڑی بھر نہ ملا فکر معاش سے شام کو فارغ ہوتے تھے۔ اب بار برداری بیوی و اطفال نے آ گھیرا۔ سوئے تو خدا کی عنایت سے خواب بھی اسی قسم کے نظر آتے ہیں جیسے بد دوری کی دنیا اور اسکو اونچے پرانے کرتے ہیں۔ یہ فرمائیے عقل کو دیمک لگی ہے یا سامان پر تیر ہوتی ہے کہئے حضرات ناظرین کیا سمجھے؟ ہوش سنبھالتے ہی بالغ ہوتے ہی دنیوی جھگڑے ڈھیری لوٹنے ہوئے کا بھاری سا جا کندہ ہو سر پر رکھا گیا۔ آنکھ کھلتے ہی بیاہ ہی تھی کہ صیاد آیا۔ اب تیلی کے بیل کی طرح مر مر کے کھینچتے ہیں۔ زندگی کے دن ہجراں نصیبوں کے آنکھوں کے تارے بن گئے۔ گن گن کر کاٹے جاتے ہیں۔ پھر آزادی کہاں۔ ناگہانی بچے کی تبدیل ہوئی [illegible]۔ واہ رے میری اُلٹی کے سننے والے بیوی بچے کے طفیل خود غرضی۔ نفسا نفسی طمع حسد بن بلائے مہمانوں کی طرح فوراً سو بشیر خانہ دل میں آ موجود ہو ذرا ذرا سی پوچ و پوچ بات پر ہمسایوں سے بگاڑ ہوا چند دن سے دشمنی۔ رشتے کنبے والوں سے تکرار رہنے لگی۔ یہاں چھپر کیوں ڈالا گیا۔ یہ دیوار کیوں کھینچی۔ یہاں کھڑکی کیوں نکالی۔ پاخانہ [illegible] کے میں جوتے جاتے ہیں۔ فلانے لڑکے نے فلانے لڑکے کا منہ چڑایا تھا۔ اسنے اسکو دھول ماری تھی۔ عورتیں الگ کوسنے دے رہی ہیں۔ مرد بیعقل الگ تا پائی پر آمادہ ہیں۔ سبحان تیری قدرت۔ ایک فٹ [illegible] گز یا [illegible] دو انچ زمین ہے جسکے لئے [illegible] گردنوں کا منہ پھوا جاتا ہے ہزار روپیہ صرف ہو جسنے کسی کو نہ سمجھا کہ کوئی مرنے پر اپنی ملکیت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ سر پر لاد کر عدم آباد کی لمبی سڑک پر گام جاتا ہے۔ عجب ایسا نہیں تو پھر کے دن کی زندگی کیلئے یہ جنگ ہے۔ بھلے بیچارے فرمائیے عقل پر گندی ہوئی یا علمیں بڑھ گئی۔ یا جاڑے کے دنوں کی طرح سکڑ گئی کیوں "ڈو وی چلڈرن بورنگ وزڈم" واہ حضرت آپنے تو انگلش کی طرح دماغ کھکھیل کر دیا۔ اچھا حضرت ایک پھس پھس اور سن لیجئے۔ ہمارے ایجاب تشریف پڑھاتے ہیں۔ دیکھئے زکیا دانت ہے۔ کھینے والے کا کالا قند کالا قند (قند سیاہ) نہ نکلے تو بینی بیگم کا ذمہ۔ کیوں کیسی کہی۔ ارے میاں سر شیل جلت تر شر میں ستانی۔ اب پولیٹیکل نظم کی باری آئی۔ ذرا کان کسی بڑے سے ٹامی رو ڈوٹے کھلا کر چین کی طرف ننگا منہ کر کے دو تو بہ۔ سر کر کے بیٹھ جائیے۔ اور ذرا لمبے سروں میں الاپئے۔ تاکہ دنیا جہان کے گوش ہوش کے پردوں میں داخل ہو جائے۔

پچمیل مخمس جیت بٹی چٹنی

خطاب قیصری لیکر ہوئے ہیں خوش [illegible] لیا
[illegible] ہیں روسیہ [illegible] ہیں سنبھالا
ادھر ہیں فرح اُدھر چینی ادھر [illegible] کا کہا
یہی بس وہ زباں سکتے ہیں [illegible] کو عاقلہا
کرعشق [illegible] آسمان [illegible] دشکلہا
لگائے ٹکس پر ٹکس بند ہی ہو گئے [illegible]
کوئی سنتا نہیں انکی بہرے ہیں [illegible] سائل
ہمارے حالیہ العذاب تو ہو [illegible] بائی
شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا
ہے ہندوستان کا بلبل بلا پر تو ہو کیا غم
یہی بڑھ بڑھ کے کہتے ہیں ہمارے نالہ [illegible]
جلا دیں گے یہاں بیٹھے ہی بیٹھے ہر فلک کو ہم
مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چون ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا
گھر سے [illegible] لگا دو [illegible] ہنسیاں گیا

میگا گورنٹ ارتپتوں میں باغ جناں گوید
خبر بھی ہے تمہیں یار [illegible] سیر جہاں گوید
بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا
دل ہر سلطنت نے [illegible] تمہید سی آیا
نہایت خوبرو [illegible] استہ شاہ
ہر آن اہل دل افواج سنگین را با [illegible]
جو [illegible] نافہ کا خر صبا زاں طرہ بگشاید
[illegible] مشکینش چہ خوں افتاد در دلہا
[illegible] کے [illegible] نوبت رسید آخر
دل [illegible] میں جہل بات پر گفت شنید آخر
پر [illegible] لفت میں دل [illegible] دیدہ آخر
ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

حافظ

[illegible] میں [illegible] سر [illegible] دنیا [illegible] کے کہا
ہمارے شعر [illegible] میں [illegible] باقی

بقیہ

ایک خدائی فوجدار دہلوی

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

نمبر ۔

اسلامیان [illegible] سال [illegible] تم میں حمایت اسلام کا خوف نہیں رہا۔ [illegible] کی جگہ نہیں ہے لیکن چونکہ تم لوگوں کا اس پر عمل ہو کر اولی خواہش بعدہ در [illegible] تو [illegible] نہیں اپنی ضروریات [illegible] پوری کرنے سے کب فرصت ملتی ہو گی تاکہ ہماری انجمن کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھو۔ حیرت ہو کر لوگ اپنے امورات دنیاوی اور اشتیاق نفسانی کر [illegible] کوششوں سے پورا کرتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اسلام کی [illegible] ہماری [illegible] اسلام کی [illegible]

عام طور سے عام مسلمان پان کہاتے ہین تمباکو اور پیتے ہین اگر معمولی لوگ ایک ہفتہ مین قریب چار دن پان تمباکو چہوڑین اور اسکے عوض پانچ ہی پیسہ بان نہین اور اوسکی بچت کی رقم انجمن مین داخل کرین تو کیا نقصان ہو جائیگا بڑی زندہ اور یادگار واقعے ہو کہلاتے ہین انکی تعریف کا کیا کہنا جو ہر کرم کی نظر کمالدی والدہ پار ہوگئے دیکہیے ہم آپ کو ایک مثال عیسائی مشن کی دیتے ہین کہ اسکا کام کیسی اولوالعزمی سے چلتا ہے اہل انگلینڈ ہفتہ مین صرف ایک وقت اپنی چاء مین شکر نہین ڈالتے اور اسکی بچت مشن مین ارسال کیجاتی ہے اور اس تمام شکر کی قیمت مجموعی قطرہ قطرہ بہم شود دریا کا مضمون ہو جاتا ہے دیکہو اب بہی کچہ بگڑا نہین - کل بگڑے سے درست کرکے ہو جاؤ تو تہوڑے دنون مین سب درست ہو جائیگی - ہمت مردان مدد خدا مثل مشہور ہے خدا یار تو بیڑا پار -

ہم بڑی عاجزی و انکساری سے کل مسلمانون اور خصوصا احمد سیٹہہ صاحب ... و منشی عمر علی صاحب سے استدعا کرتے ہین کہ آپ اللہ اکبر کہکر اٹہ کہڑے ہون اور بسم اللہ کرکے اس کام مین ہاتہ لگائین تو ہم بہی تو دیکہین کہ انجمن کیسے نہین ترقی ہوتی ہم بار بار کہتے ہین تو تین برس سے ... جبتک ان اکرام احمد سیٹہہ صاحب و منشی عمر علی صاحب کوشش نفرمائینگے تو انجمن کا کوئی مستقل انتظام ہو سکتا ہے -

حال کا واقعہ ہے کہ جامع مسجد کے برابر ایک مارواڑی نے اپنا مکان مسجد سے بلند بنانا چاہا بلکہ برابری سے نہین تینون طرف سے ایسا گہیر لیتا کہ جس سے مسجد کی زیب و زینت مین فرق آجاتا تہا - مگر واہ رے میرے شیر دل جان نثار کوشش کرکے ہزار ہا روپیہ چندہ سے جمع کر دیا - اسمین شک نہین کہ مسلمانان اہل بمبئی نے اور عموما احمد سیٹہہ صاحب منشی عمر علی صاحب مولوی عبدالباسط صاحب اور منشی عبدالقادر صاحب نے بڑی جانفشانی و کوشش کی اور جامع مسجد کو اس مارواڑی کے مکان سے کئی حصہ زیادہ بلند کر دکہایا - تو کیا صاحبان موصوف انجمن کا کوئی معقول انتظام نہین کر سکتے ؟ نہین ضرور کوئی ایسا انتظام کرین گے کہ اوس کی ترقی کی دہوم تمام ہندوستان مین ہو جائیگی -

مراسلہ

اک ذرا چشم عنایت کا اشارہ ہو جائے
نام ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے

بسلم

اپکا خادم ایم - ایس سٹلیم از کہنشی ...

فریاد ہی فریاد ہی فریاد ہی فریاد

قبل اسکے کہ ہم کسی لیکر کیشر پر قلم اوٹہائین اس قدر لکہنا کافی سمجہتے ہین کہ بحمدللہ ہم ہین تو مسلمان لیکن مذہبی تعصب کہ جس قدر تعصب ہمارے ہندو صاحبان کو ہے مختلف اخبارون کی نامہ نگاری کا بہی فخر حاصل ہے مگر وہ بہی کس طرح آزادانہ رائے سے کہ کسی عام ... پبلک کی نگاہ مین انگشت نما بننا اپنا شیوہ نہین - ہم ہرگز اس امر کو روا نہین رکہتے کہ ہم قومی نفع کی تہا تنگ نگاہین اور نفع ... نہ ہو - کیا ہم ایسے ہی وقت رائے سے پبلک کی نگاہ مین فخر حاصل کر سکتے ہین ؟

کیا ہماری طرح وہ اگر ... مین ہنکے اوپر حملہ ہو گا ہر وقت ہی ہو سکے اور اپنا نفع اور اپنا نقصان نہ سوچینگے ہماری طرح ہماری پیاری گورنمنٹ بہی خود پسند نہین ہے جو وہ ایک گروہ کے عوض ... پر فل کمیشن کی ڈگری دیدے اور دوسرے گروہ کو مایوسی کے دریا مین غرق کردے اور اگر ایسا ہو بہی تو کیا یہ ممکن ہے کہ اوس کی رعایا کو بادشاہ کی طرف سے آزار پہنچانے کا خیال نہین گذریگا آج اوس کے سایہ عاطفت مین تبعہ مسلمان - یہودی - عیسائی - مجوسی - غرض یہ کہ بہت سے مذاہب رعایا ہونے کا فخر رکہتی ہین تو کیا یہ ممکن ہے کہ اون مین سے ایک کی رائے اس طرح مانی جاوے کہ جس سے دوسرے کے گلے پر صاف طور پر چہری نہ پہرتی ہو بلکہ نیم بسمل ہوتا ہو -

انڈین نیشنل کانگریس کیا ہے اوس کے اغراض کیا ہین اور اسکی منشا کیا ہے اسکا انجام اوس کے آغاز سے کتنا غور طلب ہے اوس کا سالہا سال کا اثر اب کس ڈہب مین ظاہر ہوا اور اسکا فی الحال لقائے رنگ کس بہیس مین جسم نیک مسلمانون کو بے آب و تاب کرنے کے واسطے موجود ہو گیا اور اسکی پیچیدہ کارروائیان اہل ہند سے کس قوم کو مفید اور کس کو مضرت رسان ہونگی ہمارے ناظرین شاید نہ سمجہے ہون -

سنئیے اسکا ظاہری مدعا تو یہ ہے کہ ہندوستانی کو آزادی مطلق ہو رعایا پر گورنمنٹ رحم کرے یہ کرے وہ کرے - مگر باطن مین اوس کا منشاء یہ ہے کہ ہندوؤن کو مراتب علیا حاصل ہون اور مسلمان جاہین چولہے بہاڑ مین -

ظاہر بہ سر سبز و درون ہمہ پر خون
از حالت من برگ حنا را خبری

ہے یہ بہی (کانگریس کی) بنیاد کس نے قائم
کی ہندؤن نے اور ہان انہون نے پہلے پہل
کے اوہن آفت زدہ تاریکی مین گہری ہوئی قوم کو
(مسلمانونکو) بہی شریک کیا اور جس طرح بنا
گورنمنٹ پر اس بات کو ظاہر کیا کہ یہ جو ہماری گذارش
ہے متفق البیان ہے - مسلمان خواہ ناکتنی بہی
پر شریک ہوسکے خواہ کسی طرح سے اوہون نے
بہی ہندؤن کا اتباع کیا اور ہندیت بٹیر کی
طرح بریان بول بول کے اور بہی تہوڑون کو
جال مین پہانس لیا مسلمانون کو اس قدر
فرصت غریبا نے دی جو وہ آسائش کے ساتھ
بیٹھکے کسی مسئلہ پر غور کرین اور خود اپنے
بادشاہ سے سرکشی کرنا پسند کرنے ہین ہان
نوع تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے -
سوال سروس کی نسبت جو کانگریس مین بحث
در پیش ہے اوسکا بہی نفع ہمارے ہندو
صاحبان ہی کو زیادہ پہونچ سکتا ہے مسلمان
ہندیت مین کیسے نہ بہت مدت سے خالی
ہوگیا مگر اونکو اب تک یہ خبر نہین کہ "آن قدح
بشکست وآن ساقی نماند" کا حساب ہے
ہائے افسوس ہے تو یہی ہے کہ غیر قومین آج
اسلام پر مضحکہ کرین فلک نے ہم کو مجبور ہی نہین
کیا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کسی کام کا نہین رکہا اب
تو اوس کی امداد کی ضرورت ہے جس کے
قبضہ قدرت مین ہماری جانین ہمارا آرزو ہے
ایک زمانہ وہ تہا کہ اخلاق تمدن راستی اتفاق
ہمت حوصلہ غرض یہ کہ جو جو ہنر تہے سب کچھ
اسلام مین تہے یہ بہی ہمارے پیشواؤن کی ہمت
کا اثر اب تک باقی ہے جو ہم اتنی بہی وقت [illegible]
ہین ہمت سے [illegible]

وہی بحر ہمت کا ہے بے بہا در
چمکتا ہے نام اوسکا دنیا مین جون خور
ہے جوہر یہ جس مین وہ دولت ہے چڑ
کبہی ہو کمی اوسکو کیا مال و زر کی
حقیقت ہے تارون کی اک دو تی لہر کی
اسی سے ہو حاصل زمانے مین ثروت
اسی سے ہو حاصل ریاست حکومت
اسی سے تو حاصل ہو دنیا مین عزت
اسی کا نتیجہ ہے اب اونے شوکت
ہو جسمین یہ جوہر جہانگیر ہوئے
ہو جسمین یہ جوہر جہان پیر ہوئے

ہندوستان پہلے کیا تہا اب کیا ہے اس کو پہلے
حکمرانون کے زمانہ مین مسلمان کیا تہے مہذب تہے یا
نیم وحشی تہے اسکا بتانا ہمارا کام نہین ہو اوسے مختصر سی
بات ہو جسکو ہم جٹ پٹ بتا دین اور آپ سمجھ جائین
ہان اگر اوس رنج کے چند ورق اولٹ کر دیکھیے جس
کی پیشانی پر جلی قلم سے تغلق - بلبن - ایبک - التمش
اور آخری نام تیمور یہ لکہا ہو کہا ہی دیر تو ہے البتہ پتہ
چل سکتا ہے

دولت حشمت شجاعت سب کچھ اسلام مین تہی مگر
کیا زمانہ تہا اتفاق اور یکی کا زمانہ کہ جلدی قائم ہو گئی
خود غرض عمال کی تحریر پر دہلی مین عربی کی زبان
پہونچین جس وقت ہندوستان کی حکومت کی باگ اسلام
کے ہاتہ سنبہالی تہی [illegible] ہندوستان
کے دفاتر دفعہ تحریر سنسکرت مین تہی ہندؤن کی
زبان فاتح کی زبان سے کوئی مناسبت نہ تہی یہ
فارسی سے بے بہرہ وہ سنسکرت سے ناواقف ہندوان
مین فارسی کو رواج بکر لا اور زیادہ کالیتہ کی قوم نے
شاہی سرکار مین انکو بڑے بڑے عہدے ملے شاہجہانت کی
زبان کو رعایا کا پسند کرنا ضروری ہو [illegible] جس طرح آجکل
انگریزی کو [illegible] ہی دنیا مین [illegible]

بہا کا اوس جل کر ایک نئی زبان پیدا ہوگئی جسکا نام اردو [illegible]
قرار پایا - ایسٹ انڈیا کمپنی کی قبضہ مین جب ہندوستان آیا
[illegible] سرکاری دفترون مین تو یہ بہی سا مگر زبان کی ترقی
ساتھ ساتھ ہوا کہ بہی ترقی ہو تی اسکا [illegible] گورنمنٹ
کی [illegible] ہے جو اکر تمام ممالک مغربی و شمالی اور اودہ و
پنجاب بنگالہ اور بمبئی وغیرہ مین درس جاری ہے
مجموعہ قوانین ہند مثلاً مجموعہ ضابطہ دیوانی قانون
لگان ان سب کو فارسی میں [illegible]
[illegible] کی ضرورت ہو جب جا کے قانون سے واقفیت حاصل
غرض ہندوستان کو رعایا خواندہ نہین ہر جاہل ہی بہت
[illegible] خواندہ مین [illegible] قسم کی [illegible]
[illegible] کی بہی تعلیم
ہوتی ہو ان دونون تعلیمون مین اگر فرق ہو تو جب ہی
مہذب تعلیمون دونون [illegible] تعلیم غیر مہذب
ہندی کی [illegible] زیادہ لوگ ہین [illegible]
باندہ باندہ کر [illegible] بیٹھنے ہین [illegible]
[illegible] ہے
جانے مین اگر ان [illegible] بات کرو تو سبحان اللہ
نفرت ہوتی ہو کہ آدمی ہنستے ہنستے [illegible]
[illegible] انگریزی جاتے ہین [illegible]
مین لیکن اردو نہین جانتے اکثر [illegible] نہین اب اگر
[illegible] تو وہ شین کو [illegible] کہین کو [illegible]
مہذب ہو کر لاٹ صاحب کیون نہ آیا تہا اور کیا تہا
[illegible] نہین جانتے ہندی کی ہی [illegible] مین
[illegible] ہندی ناگری وغیرہ وغیرہ آخر اللہ کر کے
[illegible] وغیرہ ہوتے ہین [illegible]
ساتھ پڑہی جا سکتی ہو اور [illegible] یا ہندی یا [illegible]
مین جل [illegible]
[illegible] اور آپ ہی [illegible]
جانتے والے مسلمان شاید [illegible]

نہیں مسلمانوں کو ضرورت کیا ہے کہ وہ اگر زبر فارسی عربی کے چھوڑنے کے بدلے علم انگریزی میں مصروف ایک [illegible] نقل بیان کی ۔

ایک دن صاحب بہادر [illegible] میں ایک قاضی صاحب بھی گئے اتفاق سے قاضی جی کی [illegible] صاحب کے خلاف [illegible] خط لکھنے بیٹھے کیا لکھتے ہیں

کوئی کہے بات [illegible] کی بات سنے بیٹھے ہیں جاؤ اور [illegible] کہ [illegible]

آپ [illegible] کہیں گے کیا کچھ سنئے مطلب [illegible] فارسی [illegible] [illegible] بندی [illegible] [illegible] مسلمان [illegible] [illegible] خدا [illegible]

ناول بینون کو مژدہ

ہر ہفتہ [illegible] خود [illegible] میں ناول [illegible] کے بھی آجاتے تھے کہ کون ناول بیہودہ کون سنجیدہ اور [illegible] معافی چاہی جاتی تھی کہ ہم اس [illegible] میں نہیں [illegible] جاتا ہے تو وہ [illegible] کہ واہ صاحب آپ بھی بڑے خشک دماغ اور بے مزہ ہیں ۔ ناول فروشی جیسی دلچسپ تجارت اور [illegible] کیا ہے یہ سلسلہ ضرور جاری کرنا چاہئے [illegible] ہے اکثر احباب فرماتے تھے اس لئے ہم کو ان کی درخواست منظور کرنی پڑی بالفعل حسب ذیل ناول منگائے ہیں جس کو ضرورت ہو [illegible] طلب کرے اور اگر قیمت [illegible] سبحان اللہ [illegible] کی گئی ہے [illegible] کم نہیں ہو سکتی اور محصول ڈاک کے بھی ہم ذمہ دار نہیں ۔

نام کتاب	قیمت
حرم سرا کامل	[illegible]
مانہ و نیاز	[illegible]
غول قسمت	[illegible]
جنت فردوس	۱۲/
ملک العزیز ورجنا	[illegible]
ابطال حسن	[illegible]
منصور موہنا	[illegible]
مدگیش نندنی	[illegible]
شہید وفا	[illegible]
دلکش	[illegible]

نام کتاب	قیمت
تمام کامل	[illegible]
نیم بزم کامل	[illegible]
عقد الجواہر	[illegible]
چاک گریبان	[illegible]
دلفگار	[illegible]
کامنی	[illegible]
بیچاری بیوہ	۱۰/
گرداب وہم	[illegible]
پی کہان	[illegible]
منجھو	[illegible]

محبوب حبیبہ	[illegible]
فسانہ [illegible] کوہستان	[illegible]
نئی نویلی	[illegible]
رومان	[illegible]
عزیز مصر	۱۲/
خون عاشق	[illegible]
عروج و زوال	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰/
اسرار جان ادا	[illegible]
دہلی [illegible]	[illegible]
سلطان [illegible] ادا	[illegible]
لندن [illegible]	[illegible]
بہاران خاتون	[illegible]
زبیدہ	[illegible]
مشتاق [illegible]	[illegible]
شامی غم	[illegible]
جنون انتظار	[illegible]
[illegible] کامل [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
آرزو دل	[illegible]
[illegible] ادا	[illegible]
[illegible]	[illegible]
انجام حسرت	[illegible]
نا خواندہ مہمان	[illegible]
مریم	[illegible]
[illegible] عزیز	[illegible]
طوفان بے تمیزی	[illegible]
کیفر کردار	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

کنیز فاطمہ	[illegible]
اندرا	[illegible]
مہر جبا	[illegible]
مار آستین	[illegible]
افسون	[illegible]
قتیل عشق	[illegible]
[illegible]	[illegible]
ذات شریف	[illegible]
منصور خورشید جمال	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰/
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
جوش شباب	[illegible]
مسافر دمشقی	[illegible]
ماہ کامل	[illegible]
حسرت	[illegible]
جنگ [illegible]	[illegible]
آئینہ [illegible]	[illegible]
نشتر	[illegible]
فریب محبت	[illegible]
[illegible]	[illegible]
دلچسپ	[illegible]
[illegible]	[illegible]
انجام حسرت	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

جنرل فرینچ کی فوج کے متصل ... سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس فوج نے ڈچ جنرل ڈیکوپ فوج کو شکست دی۔ دریائے وٹگی پر ڈچون نے اس فوج کا مقابلہ کیا مگر بہت جلد پسپا ہو گئے اب ڈچ زمین بیکاؤ اڈروپ کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ جنرل پول کیریو اپنی فوج کے برکس پورٹ کیطرف لوٹ گئے۔ جنرل بولر رپورٹ کرتے ہیں کہ لاکلا سٹیشن پر ڈچون نے ۲۴ ماہ حال کی شب کو دو مرتبہ حملہ کیا مگر دونوں مرتبہ ناکامی کے ساتھ لوٹ جانا پڑا۔

سفارتگاہوں کی خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ ۲۷ ماہ حال تک سب سلامت تھے اور ۱۷ ماہ حال کو گولہ باری موقوف ہوئی۔

چین میں ابتک جنگی ہسپتال قائم کرنے کے لئے کوئی مقام منتخب نہیں ہوا ہے لیکن غالباً دیہاہری منتخب ہوگا۔

لارڈ رابرٹس پریجوریا واپس آئے پرنسلو نے معہ اکہتر ڈچون پندرہ سو گھوڑوں اور دو توپوں کے جنرل ہنٹر کی اتباع قبول کی۔ ... ڈچون نے جنرل میکڈانلڈ کی اتباع قبول کی مگر ابھی سٹین اور ڈیویٹ کی فوجین ابتک سرکش ہیں۔

سرکاری رپورٹ سے واضح ہوتا ہو کہ جنوبی افریقہ میں ابتدائی جنگ سے اب تک ہسپتال کے مریضوں کے علاوہ ۲۲۵۵۹ سپاہی کام آئے۔

ڈیوک آف سیکس کوبرگ جو پہلے ڈیوک آف ایڈنبرگ صاحبزادہ ملکہ معظمہ نے انتقال کیا۔

برٹش سفارتگاہ کے مسٹر اولیفنٹ اور مسٹر واہن قتل کئے گئے۔

ڈیوک آف سیکس کوبرگ گوتہا اپنے قلعہ روزنیا میں بعارضہ سکتہ انتقال کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ہز رائل ہائنس کی زبان میں ناسور تھا۔

شنگہائی کی سدی خبرین مظہر ہیں کہ چینی فوجین جہاں کہیں روسیوں کو دیکھتے ہیں انہیں سخت تکلیف پہونچاتے ہیں۔ چینی فوجین ہر طرف سے کارین کیطرف بڑھ رہی ہیں۔

متفقہ فوجین پیکن کیطرف روانہ ہو گئیں اور امید ہے کہ اسی ہفتہ میں وہاں پہنچ جائینگی۔

قلت خوراک نے بہت سے چینیوں کو ٹینٹسن اور پیکن کے درمیان جمع ہونے سے روکدیا۔

روسی سفیر مقیم کاشغر تار دیتا ہے کہ یہاں کے لوگ سخت خوفزدہ ہو رہے ہیں اسلئے کہ یہ افواہ مشہور ہوئی ہے کہ روسی فوجین اسطرف بڑھ رہی ہیں۔ مسلمان چینیوں کے خلاف سخت جوش پھیلا ہے۔

مسٹر براڈرک نے ہوس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ جنرل گیسلی تار دیتے ہیں کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی فوجین فوراً پیکن کیطرف بھیجوں اور مجھے امید ہے کہ دوسرے حلیفین میرا ساتھ دینگی۔ شنگہائی میں یہ رپورٹ مشہور ہوا ہے کہ کل پیکن کیطرف متفقہ فوجین بڑھین گی۔

مسٹر ڈکر نے ۲۰ جولائی کو پیکن سے ایک تار دیتے ہیں جسمیں سر کلاڈ میکڈونلڈ کے خطکی تصدیق ہوتی ہو۔ یہی تار مظہر ہو کہ گولہ باری عنقریب الختم ہو اور مجھے امید ہو کہ بہت جلد مدد پہونچ جائیگی۔

۳ اگست کو مفصلہ ذیل مقامات میں بھی بارش ہوئی۔

دہلی ۲-۰۴-لاہور ۲-۰۴ آگرہ ۲-۰۰ کانپور ۰-۴۴ الہ آباد ۱-۰۹ ۳۹ جھانسی ۹-۴۸ جبلپور ۰۰ کراچی ۰۰-۱۰ اجمیر ۵-۸۳ ڈیسہ ۲-۹۹ احمدآباد ۲-۳۰ راجکوٹ ۱۹-۸۵ بہاونگر ۱۵ ۴۹ بھج ۰-۱۰ ۹۲ اندور ۱۵-۹۷ جبلپور ۲-۱۰ ناگپور ۲۰-۹۹ امراوتی ۱۰-۳۷ اکولہ ۴۴ سورت ۲۲-۳۰ بمبئی ۴۸-۳۳ پونہ ۱۵-۵۰ احمدنگر ۱۱-۴۹ شولاپور ۱۱-۳۳ بنگلور ۴۸ رتناگیری ۷۱-۵۶ بیلگام ۳۹-۴۶ گوا ... کالیکٹ ۹۹-۷۶ کوچین ۲-۴۴ منگلور ۴۸ سکندرآباد ۳-۹۳ بلاری ۵-۲۰ مدراس ۳-۵۹ کولمبو ۱۵-۳ عدن ۰۰-

نواب صاحب بہاولپور پنجاب قحط فنڈ کی امداد میں دو لاکھ روپیہ دینے والے ہیں۔

راولپنڈی کی گذشتہ ... بھائی زخمیون کے لئے امبولینس گاڑیاں گورنمنٹ نذر کرینگے۔

طاعونی شکار

تاریخ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۹ جولائی	۶	۳	۲۰۸
۳۰ "	۹	۵	۱۸۹
۳۱ "	۱۶	۸	۲۳۱
یکم اگست	۱۲	۸	۲۳۱
۲ "	۱۲	۹	۲۲۷
۳ "	۹	۴	۲۲۸
۴ "	۱۲	۸	۲۱۵

جو حیدری پریس بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ خود مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا